یومِ مزدور

www.KitaboSunnat.com

1 May
Labour Day

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہِ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم مزدور

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ______ یوم مزدور

اہتمام ______ محمد عبد منیب

ناشر ______ مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ______ صفر ۱۴۳۱ھ

قیمت ______ 15:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

طبقاتی اونچ نیچ کا تصور	3
مزدور انقلاب	7
مزدور تحریک ہندوستان میں	8
پاکستان میں یومِ مزدور	9
یومِ مزدور شریعت کی روشنی میں	10
اظہارِ یک جہتی	12
اسلام میں مزدوروں کے حقوق	13
مزدوری اور علم	14
مجاہد! اللہ کے مزدور	15
تقویٰ برتری کا معیار	17
شہید کون؟	18
جذبہ ہمدردی سے عاری قوم	20
حقوق دبانے کا مظہر: ڈے منانا	22
سوچنے کی بات!	24

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقاتی اونچ نیچ کا تصور

عیسائی، یورپی، ہندو، یہودی اور دیگر کافر ومشرک اقوام میں طبقاتی اونچ نیچ کا تصور ایک عام بات ہے۔ ان قوموں میں نچلے طبقے کے لوگوں کا استحصال کرنا ایک معمول ہے کیوں کہ ان سب قوموں میں بحیثیت انسان برابری کا کوئی تصور نہیں بلکہ طبقاتی اونچ نیچ ان کی مذہبی اور معاشرتی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔

ہندومت میں چار ذاتیں ہیں۔ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر۔ برہمن کے پاس مذہبی مناصب ہوتے ہیں، پنڈت اور راجے انہی میں سے بنائے جاتے ہیں۔ کسی اور ذات کا کوئی شخص پنڈت نہیں بن سکتا۔ یہ لوگ مذہبی کتابیں پڑھتے اور مذہبی رسومات ادا کرنے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ کھشتری ریاست کے محافظ ہوتے ہیں۔ ویش کھیتی باڑی کرتے ہیں جب کہ شودر کا کام ان سب ذاتوں کی غلامی اور سیوا کرنا ہے مثلاً جانوروں کا گوبر اٹھانا، صفائی کرنا اور دیگر چھوٹے چھوٹے کام کرنا۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ شیو نے برہمن کو اپنے سر سے پیدا کیا اور شودر کو اپنے پاؤں سے پیدا کیا۔ برہمن اور شودر میں اس قدر اونچ نیچ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق ہے کہ برہمن اپنے اوپر شودر کا سایہ بھی نہیں پڑنے دیتے۔ شودر کو اچھوت بھی کہا جاتا ہے یعنی ایسی ذات کا آدمی جسے چھونا بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔ ہندو اپنے علاوہ دنیا کی تمام اقوام کو ملیچھ کہتے ہیں، اگر دوسری قوم کا آدمی ان کے کسی برتن یا چیز کو چھولے تو ان کے خیال میں وہ چیز پلید ہو جاتی ہے لہٰذا وہ اسے دھو مانجھ کر ہی استعمال کرتے ہیں۔

یہودیوں کے ہاں بھی نسلی برتری کا تصور موجود ہے۔ یہودیوں کے ہاں یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کی نسبت سے بارہ قبیلے پائے جاتے ہیں جن میں سے بن یامین کی اولاد کو سب سے کم تر سمجھا جاتا ہے۔

یہود اپنی قوم کے علاوہ دنیا کی تمام اقوام کو جہنمی سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو اللہ کے لاڈلے اور بیٹے کہتے ہیں۔ برتری کے اسی تصور کی وجہ سے یہودی دیگر قوموں کے لوگوں کو یہودیت میں شامل ہونے کی تبلیغ نہیں کرتے اور اگر کوئی یہودیت اختیار کر بھی لے تو اسے نسلی یہودیوں کا ہم پلہ کبھی نہیں سمجھا جاتا۔

یورپ میں ۱۹۵۰ عیسوی تک طبقاتی اونچ نیچ بہت واضح تھی۔ سفید فام لوگ ایشیائی باشندوں اور سیاہ فام لوگوں کو گھٹیا درجے کا شہری قرار دیتے تھے۔ یہ تصور اب بھی ان میں موجود ہے کوئی سیاہ فام شخص گاڑی میں سفید فام شخص کی سیٹ کے سامنے والی سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

عربوں کے ہاں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ ان کے علاوہ دنیا کے تمام لوگ عجمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی گونگے ہیں۔اہلِ عرب میں کم تر اور برتر قبائل کا تصور بھی عام تھا۔اپنے آپ کو برتر سمجھنے والے قبیلے کسی کم تر قبیلے میں رشتہ کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

غلام اور لونڈی کا وجود بھی ہر معاشرے میں موجود تھا۔بادشاہ، راجے، بڑے بڑے زمین دار اور جاگیردار اپنے ہاں غلاموں اور لونڈیوں کی ایک بہت بڑی فوج رکھتے۔جس کی وجہ سے وہ دوسروں پر مالی برتری اور افرادی کثرت پر فخر بھی کرتے اور ضرورت کے وقت غلام جنگ لڑنے کے بھی کام آتے ،جب کہ عام حالات میں محنت کے تمام کام لونڈی غلام ہی کیا کرتے تھے،کھیتی باڑی کرنا، جانوروں کو چارہ دانہ ڈالنا، مکان تعمیر کرنا، جوتی کپڑا سینا، کھانا پکانا اور غلہ پیسنا،غرض ہر طرح کے کام انہی کے ذمے ہوتے۔ان غلاموں سے بادشاہ اور امرا بڑی بڑی عمارتیں بنواتے لیکن معاوضے میں صرف روٹی دینے پر اکتفا کرتے جو مزدور یا غلام کام کرتے کرتے نڈھال ہوجاتے یا تھکن اور بیماری کی وجہ سے کام نہ کرسکتے ،انہیں مار کر یا زندہ ہی دیوار میں چن دیا جاتا۔

بڑے بڑے زمین دار مزارع یا ہاری رکھتے۔جو معاشرتی لحاظ سے غلاموں ہی کی حیثیت رکھتے۔ان ہاریوں، مزارعوں اور لونڈیوں سے قحبہ گری کا کام بھی لیا جاتا اور انہیں داشتہ کی طرح رکھا جاتا۔

شودر، ہاری، مزارع، اچھوت، لونڈی غلام، کمیں، مزدور دراصل یہ سب ایک ہی طرح کے مظلوم طبقے کے نام ہیں۔ان کے استحصال کی شکلیں ہر جگہ مختلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں لیکن ان کے حقوق دبانے کا سلسلہ اور انہیں کم ترین درجے کا شہری سمجھنے کا تصور ہر جگہ یکساں رہا ہے۔

مزدور انقلاب:

۱۸۴۰ء میں برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے بعد سرمایہ داروں نے مزدوروں پر مظالم کا سلسلہ مزید بڑھا دیا۔ نتیجہ یہ کہ مزدور متحد ہو کر بغاوت پر اتر آئے۔ ۱۲ اگست ۱۸۴۲ء کو سب مزدوروں نے برطانیہ کی پارلیمنٹ میں درخواست پیش کی کہ ان کے اوقاتِ کار میں کمی کی جائے لیکن درخواست مسترد کر دی گئی۔ اب مزدوروں نے ہڑتالیں شروع کر دیں۔ امریکہ میں بھی مزدوروں نے احتجاج کا یہی طریقہ اختیار کیا۔ فلاڈیلفیا میں پہلی باقاعدہ ٹریڈ یونین بنائی گئی۔ ۲۰ اگست ۱۸۶۶ء میں بالٹی مور میں مختلف صنعتوں کے مزدوروں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔

۱۷ اکتوبر ۱۸۸۴ء میں شکاگو میں امریکن فیڈریشن آف لیبر نے اپنے کنونشن میں مزدور کے لیے کام کا دورانیہ آٹھ گھنٹے مقرر کرنے کا مطالبہ کیا۔ مزدوروں کا مطالبہ روز بروز شدید ہوتا گیا۔ انہوں نے ہڑتالیں اور توڑ پھوڑ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ یکم مئی ۱۸۸۶ء کو شکاگو میں مزدوروں نے ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ یہ ہڑتالیں، جلسے اور جلوس ۴ مئی تک جاری رہے۔ ۷ مئی کو ان کے جلوس میں دستی بم پھٹا اور پولیس کو مسلح مداخلت کرنا پڑی، جس کے نتیجے میں سات پولیس والے اور ۴ مزدور ہلاک ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگلے روز مزدوروں نے اپنی قمیصیں اتار کر انہیں ہلاک ہونے والوں کے خون میں رنگ کر ان کو اونچا کر کے جلوس نکالا۔ تب سے اب تک مزدوروں کا عالمی پرچم سرخ رنگ کا قرار دیا گیا۔

۱۸۸۹ء میں کانگریس میں ایک مزدور رہنما کی تقریر اور ترغیب کے جواب میں کانگریس نے یکم مئی کو مزدوروں کا دن منانے کا فیصلہ کیا۔ جسے بعد از اں اقوامِ متحدہ نے اپنے تمام رکن ممالک میں اس دن کے منانے کا حکم نامہ جاری کر دیا۔

مزدور تحریک ہندوستان میں:

مزدور، غلام، ہاری، وہ طبقہ ہے جس کے بل پر دنیا کے تمام کارخانے، شہری و دیہی ترقی اور زرعی اصلاحات کے کام ہو رہے ہیں۔ کارل مارکس کے شیطانی ذہن نے اسے خوب بھانپا۔ اس نے روس میں مزدوروں کے حقوق اور مزدوروں کی حکومت کی آواز بلند کر کے اپنے آپ کو مزدوروں کا ہیرو منوالیا۔ اور کیمونزم جیسا ظالمانہ نظام لوگوں پر زبردستی مسلط کرنے کے لیے مزدور دوستی کا نعرہ وضع کیا جس کے اثرات کئی ملکوں میں محسوس کیے گئے۔ ہندوستانی عوام برطانوی سامراج کے پنجے میں گرفتار رہ کر اس کے خلاف ہو چکے تھے۔ بظاہر کیمونزم سرمایہ دارانہ نظام کا مخالف تھا۔ اس لیے برصغیر کے عوام کیمونزم کو نجات کی چھتری سمجھ کر اس کے سرخ پرچم تلے جمع ہونے کے لیے سر پیر مارنے لگے۔ اس کام کے لیے ترقی پسند ادیبوں کی ایک کھیپ بھی میدان میں اتار دی گئی۔ جلد ہی ہندوستان میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزدور یونین بن گئی۔

پاکستان میں یومِ مزدور:

پاکستان کے قیام میں ترقی پسند، روس نواز کمیونسٹوں نے اپنا لُچ تلنے کے لیے بھرپور زور لگایا اور روس کی انقلابی پارٹی سے امداد اور راہنمائی بھی خوب لی۔ نتیجہ یہ کہ بالشویک نظام کے گُن یہاں بھی گائے جانے لگے۔ لیکن عوام اتنے بھی سادہ لوح نہیں تھے۔ وہ جانتے تھے کہ کمیونزم دین بیزار اور ملحد خیالات کا حامل نظام ہے، جو روٹی کپڑے مکان کے پُرفریب نعرے کی آڑ میں روٹی، کپڑا اور مکان بھی چھین کر اپنے آقاؤں کے قبضے میں دے دیتا ہے۔ لہٰذا ۱۹۶۸ء تک اس نظام کو یہاں پذیرائی نہ مل سکی۔ کمیونزم کا نعرہ اور منشور لے کر سب سے پہلے ذوالفقار علی بھٹو پاکستانی سیاست میں کودا، جس نے سیاسی کرتب دکھا کر اور "لڑاؤ اور حکومت کرو" کے داؤ پیچ آزما کر حکومت حاصل کی جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان بھی کھو دیا گیا۔ بھٹو نے حکومت حاصل کرتے ہی ۱۹۷۲ میں یومِ مئی کو حکومتی سطح پر منانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے زبانی جمع خرچ تو بہت کیا لیکن اس کے دورِ حکومت میں بھی مزدوروں کی حالت نہ بدل سکی بلکہ امیر طبقہ امیر تر اور غریب طبقہ غریب تر ہوتا چلا گیا۔

بہر حال تب سے اب تک ہر سال یومِ مزدور قومی سطح پر منایا جاتا ہے۔ اس روز مزدوروں کی ریلیاں نکلتی ہیں، جلسے جلوس ہوتے ہیں، شکاگو کے ہنگامے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنے والے مزدوروں کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ سرخ پرچم لہرا کر شکاگو کے کافر مردہ مزدوروں سے اظہارِ یک جہتی کیا جاتا ہے بلکہ پاکستان کے مزدور راہنما ان کافر مزدوروں کو شہید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اس روز سیاست دان حضرات، سرمایہ دار لوگ، فیکٹری مالکان، جاگیردار اور سرمایہ دار لچھے دار تقریریں کر کے، مزدوروں کے لیے چند مراعات کا اعلان کرتے ہیں۔

ان مقررین کو ہار پہنا کر، مزدوروں کے انٹرویو اور ان کے جلوس کی تصاویر چھاپ کر، ان سے چند نعرے لگوا کر ان کے جذبات، اوقات اور ان کی خدمت کو سرمایہ دار اور سیاست دان اپنے قابو میں کر لیتے ہیں۔

مزدور اور محنت کش خواتین، نیز گھریلو خواتین کو شوہروں سے بغاوت کرنا بھی خوب سکھایا جاتا ہے۔ حقوقِ نسواں کی نام نہاد راہنما این جی اوز چلانے والی خواتین، ان محنت کش خواتین کی ہمدردی کی آڑ میں خوب ہلا گلا کرتی ہیں۔

دل چسپ بات یہ کہ تقریریں کرنے والے سرمایہ دار اور وڈیرے خود روز بروز کروڑوں کی جائیداد میں مزید اضافہ کر کے امیر تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور غریب محنت کش مزید غربت کی اتھاہ گہرائی میں گرتا چلا جاتا ہے۔

یومِ مزدور شریعت کی روشنی میں:

اسلام ایک سادہ اور فطرت سے ہم آہنگ دین ہے۔ یہ انسان کو بتاتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی برائے عبادت ہے نہ کہ زندگی برائے دنیا۔

اسلام مسلمان کو کسی شخصیت یا واقعے کی یاد منانے اور اس پر وسیع پیمانے پر پیسہ، وقت اور توجہات ضائع کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

دنیا میں سب سے زیادہ اپنے مقصدِ زندگی پر جان قربان کرنے والی شخصیات صرف اسلام کے دامانِ توحید سے وابستہ ہیں، اگر ان سے منسوب یا ان کے کسی واقعے سے وابستہ دن منانے کا رواج اسلام میں ہوتا تو اہلِ اسلام روزانہ دن ہی مناتے رہتے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صرف دو دن منانے کا حکم دیا اور وہ بھی پوری سادگی، عاجزی اور بندگی کے وقار اور حسن کے ساتھ۔ ان میں ایک عید الفطر ہے جو رمضان المبارک میں توفیق عبادت نصیب ہونے کی خوشی میں منائی جاتی ہے اور دوسری ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے واقعۂ ذبح کی یاد اور اس روایت کو ہر سال تازہ کرنے اور جذبۂ ایثار کو تازہ رکھنے کے لیے منائی جاتی ہے۔ ان دو دنوں کے علاوہ اسلام میں کوئی دن یا کسی کی یاد منانا جائز نہیں۔ رہے کافروں کے ایام منانا یا ان میں دلچسپی لینا تو یہ مسلمان کے لیے حرام ہے۔

(دیکھیے: کافروں کے تہوار اور ہمارا طرزِ عمل)

غور کیجیے! یہودی، عیسائی قوموں کے مزدوروں کا احتجاج کرنا، تحریک چلانا، ہڑتالیں کرنا، حکومت کے ساتھ بغاوت کرنا، خون میں قمیصیں تر کر کے انہیں پرچم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنانا اور پھر ہر سال مرنے والوں کی یاد میں دن منانا، ان میں سے کون سی بات ایسی ہے جسے اسلام کے ساتھ جوڑا جا سکتا ہے؟ اسلام تو کافروں کے ہر فعل سے بیزاری کا اعلان و اظہار کرتا ہے۔

اظہارِ یک جہتی:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کافروں کے ساتھ ان کے اچھے کاموں میں شامل ہونا یا ان سے اظہارِ یک جہتی کرنا شرعاً ناپسندیدہ نہیں بلکہ درست ہے۔ یاد رہے کہ یک جہتی کا مطلب ہے ایک ہی رخ یا مقصد کی طرف سب کا رجوع کرنا۔ اس لحاظ سے ایک مسلمان موحد ہوتا ہے اور اس کا رخ صرف اللہ کی طرف اور اللہ کے لیے اس کی ہر کوشش ہوتی ہے جب کہ کافر، مشرک اور ہر غیر مسلم کا رخ غیر اللہ کی طرف اور اس کی ہر کوشش بھی غیر اللہ کے لیے ہوتی ہے۔ مسلمن کی اقدار و روایات کافروں کی روایات و اقدار سے کہیں بھی میل نہیں کھاتیں لہٰذا ایک مسلمان کافروں کے ساتھ کسی بھی کام میں اظہارِ یک جہتی کیسے کر سکتا ہے؟

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مشرک کا ساتھ دیا اور اس کے ساتھ رہا وہ اسی کی طرح (انجام میں) ہوگا۔ (ابو داؤد: ۲۷۸۷۔ طبرانی: ۷۰۲۳۔ حاکم: ۱۴۲/۲۔ سلسلہ احادیثِ صحیحہ اردو)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔صحابہ نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا:

لَا تَرَایَا نَارَاهُمَا .

''دونوں کی آگ اکٹھی نہیں دیکھی جاسکتی۔''

(یعنی دونوں کی ثقافت اور طریقے ایک ساتھ نہیں چل سکتے)

(ابو داؤد: ۲۲٤٥۔ کتاب الجهاد، باب النبی عن قتلِ مَنِ اعتصم بالسجُود)

اسلام میں مزدوروں کے حقوق:

دنیا کی ہر قوم کفر وشرک کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی ، ہر طاقتور کمزور کو اپنے ظلم کے شکنجے میں جکڑے ہوئے تھا، ہر طرف طبقاتی اونچ نیچ کی اجارہ داری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کی فریاد رسی اور ان کی طرف رحمۃ العالمین ﷺ کو نبوت سے سرفراز فرما کر اس دنیائے فانی میں مبعوث کیا۔ رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے جو کلام نازل کیا اس میں ہر فرد اور ہر طبقے کے لیے متوازن حقوق وفرائض کا جدول پیش کیا گیا۔

اسلام میں ہر شخص مزدور ہے،کوئی ہل چلا کر روٹی کماتا ہے،کوئی لکڑیاں بیچ کر،کوئی کپڑے سیتا ہے اور کوئی جوتی سی کر،کوئی مکان بناتا ہے اور کوئی لوہے کا کام کرتا ہے،کوئی لکھائی کرتا ہے اور کوئی چھپائی کا کام ،کوئی دفتروں میں بیٹھ کر حساب کتاب کرتا ہے اور کوئی قانون کے نفاذ کی نگرانی کرتا ہے ،کوئی عوام کی ضروریات پوری کرنے اور ان کے حقوق کا خیال رکھنے کی ذمہ داری نباہ کر وظیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتا ہے اور کوئی عدالت میں بیٹھ کر لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کا ذمہ دار بن کر تنخواہ پاتا ہے۔غرض کوئی بھی ذمہ داری یا مزدوری محنت ہو اسلام میں ہر شخص کا پیشہ اپنی اپنی جگہ پر اہم ہے اور مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ جس سے کام لیتا ہے چاہے کسی بھی نوعیت کا ہو اس کی مزدوری پوری پوری ادا کرے۔

مزدوری اور علم:

مزدوروں کے لیے اس سے زیادہ خوشی اور رشک کی اور کیا بات ہوگی کہ خود ان کے محبوب نبی ﷺ نے چند قیراط مزدوری پر مکہ کے لوگوں کی بکریاں چرائیں۔ موسیٰ علیہ السلام بھی یہی کام کرتے رہے۔آدم علیہ السلام نے کھیتی باڑی کی، ادریس علیہ السلام نے رزقِ حلال کے لیے کپڑے سینے کا پیشہ اختیار کیا۔نوح علیہ السلام بڑھئی تھے اور ابراہیم علیہ السلام معمار، داؤد علیہ السلام لوہے کا کام کرتے۔ یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ پوری دنیا جانتی ہے کہ ان معزز ہستیوں نے جو کمایا وہ اپنے گھر والوں پر یا دنیا کے بھوکے ننگوں پر خرچ کر دیا اور اپنے پیچھے ترکے میں ایک دینار تک نہیں چھوڑا۔

مزدوروں کے لیے اس سے زیادہ رشک کی بات کیا ہو سکتی ہے کہ اسلام میں جتنے بڑے بڑے محدثین اور علماء گزرے وہ سب علمی کام کرنے کے ساتھ ساتھ روزی روٹی کمانے کے لیے مزدوری بھی کرتے۔ حتیٰ کہ ان کے یہ پیشے ان کی پہچان بن گئے۔

حداد (لوہار) غزالی (جولاہا) نجار (بڑھئی) قدوری (ہنڈیا پکا کر بیچنے والا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حریری (ریشم کا کاروبار کرنے والا) عیاش (نان بائی) الذہبی (سنار) بزاز (کپڑا بیچنے والا) قفال (تالے بنانے والا) زجاج (شیشے کا کام کرنے والا) خراز (موچی) جصاص (چونہ بیچنے والا) قطان (روئی کا کام کرنے والا) خواص (کھجور کے پتے بیچنے والا) خیاط (درزی) صبان (صابن بنانے والا) غرض اس طرح کے بیسیوں نام ایسے ہیں جن پر ہمارا علمی ورثہ فخر کرنے میں حق بجانب ہے۔

علم کے ساتھ ہنر اور عمل کے ساتھ مزدوری یہ صرف مسلمانوں ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمانِ مبارک مزدوروں کے لیے راحتِ جاں ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"کسی آدمی نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ لذیذ کھانا نہیں کھایا۔"

(بخاری، کتاب البیوع: ۲۰۷۲)

تم میں سے کوئی بازار جا کر لکڑیاں کاٹے اور ان کا گٹھا پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے پھر کوئی اسے دے یا انکار کر دے۔(بخاری: ۱۴۷۰۔ مسلم:۱۰۴۲)

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ مانگنا گھٹیا اور کمینہ کام ہے، محنت کر کے کھانا افضل پیشہ اور بہترین طریقہ ہے۔

اللہ کے مزدور:

ایک مسلمان کا مقصدِ زندگی عبادت ہے۔ وہ اللہ کی رضا اور خوشنودی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنے کی فکر میں اور کوشش میں رہتا ہے لہٰذا وہ جہاں بھی ہوتا ہے جو کچھ بھی کرتا ہے وہ اپنے اللہ ہی کے حکم اور خوشی کو مدِ نظر رکھتا ہے۔ اس کے لیے اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ مزدوری کر کے کماتا ہے یا دفتر میں بیٹھ کر ملازمت کر کے۔

ایک مسلمان جب اللہ کا مجاہد ہے اور اسی کا مزدور ہے تو وہ دنیا کے شاہوں، راجوں مہاراجوں سے یا دنیا کی سیاسی طاقت رکھنے والوں سے اجر کی کوئی توقع نہیں رکھتا بلکہ وہ اجر کا طالب بھی اسی شہنشاہِ کائنات سے ہوتا ہے جو اس کا خالق ہی ہے اور حاکم بھی، وہ ایمانی طاقت سے سرشار ہو کر جب اللہ کے مزدوروں کے تھ مل کر بھوکے پیٹ خندق کھودتے ہوئے مسرت کے نشید گاتے ہوئے کہتا ہے۔

نحن الذين بايعوا محمدا

على الجهاد مابقينا ابدا

''ہم وہ لوگ جنہوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ جب تک رگی ہے ہمیشہ ہمیشہ (راہِ حق میں) جہاد کرتے رہیں گے۔''

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

''بے شک پر لطف زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ اے اللہ! تو انصار اور باجرین کی مغفرت فرما۔'' (بخاری، کتاب الجهاد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آسمان پر ملائکہ اور کائنات کے دیگر اجرام اس کے لیے اپنی نظریں احترام کے ساتھ جھکا دیتے ہیں۔

تقویٰ برتری کا معیار:

اسلام میں ہر مسلمان کو یکساں حقوق حاصل ہیں، لہٰذا اس میں امیر غریب، مرد عورت، عامل، رعایا، امیر اور ماتحت، سید اور موچی مصلی، غرض سبھی اپنی اپنی جگہ پر اہم اور قابلِ احترام ہیں۔ ان سب میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا وہ ہے جو تقوے والا ہے۔ فرمان ربانی ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ. (الحجرات: ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت (کی صورت میں) پیدا کیا اور ہم نے تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کا تعارف حاصل کر سکو بے شک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔"

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: فلاں مزدور کے متعلق تیرا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: وہ مسکین سا آدمی ہے بس عام لوگوں کی طرح۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں آدمی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؟میں نے کہا کہ وہ تو بہت اونچی قوم کا سردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس قسم کا ایک مزدور فلاں قسم کے زمین بھر یا ہزاروں سادات سے بہتر ہے...... طویل حدیث کا ایک حصہ۔(ابن وهب: ٣٤۔ ابو نعيم: ١/٣٥٣۔ وفي معرفة الصحابه: ٢/٦٢٦۔ سلسله احاديثِ صحيحه ، اردو:١٦٢١)

شہید کون؟

شہید وہ محترم ومجاہد شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ حضورِ حق میں پیش کردے۔

شہید خالص اسلامی اصطلاح ہے، اس کا تعلق دنیا کے کسی اور مذہب یا نظریے سے قطعاً نہیں ہے۔ اسلام میں شہید کا مرتبہ عام مسلمانوں کی نسبت بہت بلند اور نمایاں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- ✪ پہلے ہی لمحے شہید کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اسے جنت کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے۔
- ✪ عذابِ قبر سے محفوظ کردیا جاتا ہے۔
- ✪ قیامت کی مصیبت سے مامون رہتا ہے۔
- ✪ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھ دیا جاتا ہے جس کا فقط ایک ہی یاقوت دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے قیمتی ہے۔
- ✪ گوری گوری بڑی آنکھوں والی حُور سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

(ترمذی: ۱۶۶۳۔ ابن ماجه: ۲۷۹۹)

☆ شہید عرش کے خیموں کے نیچے جاگزیں ہوں گے۔(احمد: ۴/ ۱۸۵)

اسلام کے علاوہ دیگر تمام قوموں کے پاس اپنے مقصدِ زندگی پر جان قربان کرنے والوں کے لیے شہید سے زیادہ معتبر، پر وقار، باعزت، خوبصورت اور جامع لفظ نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کے لیے نہ جنت کی نعمتیں ہیں، نہ رب اکرم کے حضور استقبال کی خصوصی تیاریاں ہیں۔ کافر تو مرتے ہی جہنم کے عذاب کی لپٹوں میں جلنے سڑنے لگتا ہے، کافر عیسائی جو شکاگو میں مارے گئے ان کے لیے شہید کا لفظ استعمال کرنا اس اعلیٰ وارفع لفظ کی تحقیر وتذلیل کرنا اور اس کی شانِ امتیازی کو اوجِ ثریا سے گرا کر زمین کی پاتال پر گرا دینے کی گستاخانہ حماقت ہے۔

کافر جب بھی مرے، جہاں بھی مرے، جس کام کے لیے بھی مرے وہ جہنمی ہے۔ براہِ مہربانی ہوش کے ناخن لیجیے! اور کسی بھی کافر کے لیے، یہ لفظ استعمال نہ کیجیے۔

ہمارے ملک میں یہ لفظ کافروں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور جو شخص جمہوریت کی سربلندی کے لیے اور اسی کے نعرے لگاتے ہوئے مرجائے اسے بھی شہید کہہ دیا جاتا ہے، جو شخص اپنے ہی ملک کے بے گناہوں پر گولی چلاتے ہوئے مارا جائے اسے بھی شہید کہا جاتا ہے اور جو ناگہانی آفت کا یا حادثات کا شکار ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارا جائے اسے بھی شہید کہا جاتا ہے۔

کافر لوگوں کی لغت میں اپنے مقصد کے لیے مرنے والوں کے لیے بھی کوئی جامع اور پرکشش لفظ نہیں اس لیے اب وہ بھی اس لفظ کو بلا دھڑک اپنے کسی مقصد کے تحت مرنے والوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اس اسلامی اصطلاح کی رفعت و منزلت اور تقدس کا تقاضا ہے کہ مسلمان حکومتیں اور مسلمان علمائے کرام یہ قانون پاس کریں اور کافروں سے بزور یہ منوائیں کہ وہ اس اسلامی اصطلاح کا استعمال نہیں کریں گی۔

کافر جذبہ ہمدردی سے عاری قوم:

کافر کے لیے یہ مادی دنیا اور اس کا عیش آرام ہی مقصدِ زندگی ہے لہٰذا خود غرضی، نفس پرستی اور عیش کوشی میں وہ اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ ان کی نظر میں دوسرے انسان کے حقوق، جذبات، ضروریات، تکالیف وغیرہ کی سرے سے کوئی نہ تو اہمیت ہوتی ہے نہ ان کے تحفظ کی فکر "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" ان کا اصول ہوتا ہے۔

ان کے تاریخ دانوں کا خیال یہ ہے کہ طاقت ور کمزور لوگوں کو نِگل جایا کرتے ہیں لہٰذا اس سے پہلے کہ وہ تمہیں کمزور پاکر نگل جائیں تم خود طاقت ور بن کر ان کو نگل لو۔ لہٰذا کافر لوگ مزدوروں اور کمزوروں کے حقوق دبانے میں ہمیشہ سے ہی شیر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے برعکس اسلام اپنی ضروریات نظر انداز کر کے دوسروں کے لیے ایثار و قربانی کا درس دیتا ہے اور اگر کوئی مظلوم ہو تو اس کی حمایت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم! سوال کیا گیا: مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کی جائے؟ فرمایا: ظالم کا ہاتھ پکڑ کر۔

(بخاری، کتاب المظالم)

ماتحت لوگوں کی رعایت اور ان کے حقوق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کو جو ذمہ داری دی گئی اس کے متعلق (روزِ آخرت) پوچھا جائے گا۔ امیر ذمہ دار ہے اور (اللہ کے ہاں) جواب دہ، ملازم اپنے آقا کے (مال و املاک کا) ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (بخاری، مسلم، کتاب الامارۃ)

صحابہ میں ذمہ داری کا یہ احساس اس قدر گہرا تھا کہ وہ اپنے غلاموں، ملازموں اور مزدوروں کو اپنے سے زیادہ اچھا کھلاتے اور زیادہ اچھا پہناتے تھے۔

اسلام میں مزدوروں، ملازموں اور غلاموں کے حقوق کی اس قدر اہمیت ہے کہ حدیث و فقہ کی ہر کتاب میں کتاب الامارۃ، کتاب العتق اور کتاب المظالم میں ان سے متعلق اکثر احادیث ملتی ہیں اور اسلامی حکومتوں کے ادوار میں باقاعدہ آجر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اجیر کے حقوق کے طور پر ان کا نفاذ بھی کیا جاتا رہا۔ الحمدللہ

یہ اسلامی تاریخ ہی کا سنہری وصف ہے کہ اس میں غلاموں، مزدوروں اور مفلسوں کو امیر اور سربراہ بنانے اور ان کی ماتحتی میں بڑے بڑے جلیل القدر افراد کے کام کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ خاندانِ غلاماں کا باب صرف اسلامی تاریخ کا حصہ ہے۔ ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ ہم اپنے نبی کریم ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں عملاً مزدوروں کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کریں اور اسلاف کی طرح انہیں اپنے بھائیوں کی طرح اپنی محبت، ہمدردی اور قربت دیں۔

اغیار کے کھوکھلے نعروں اور کھوکھلی تہذیب، کھوکھلی ہمدردی سے قطعی برأت و علیحدگی کا اظہار کریں کیوں کہ ایک مسلمان کی دینی غیرت کا یہی تقاضا ہے۔

حقوق دبانے کا مظہر: ڈے منانا:

کافر قومیں کسی بھی فرد کا حق ادا نہیں کرتیں، ان کے ہاں ماں باپ کو ماں باپ کا درجہ نہیں دیا جاتا بلکہ بچے اپنے ہاتھ پیر کھلتے ہی سب سے پہلے ماں باپ سے جان چھڑاتے ہیں اور پھر ساری عمر پلٹ کر ان کی خبر تک نہیں لیتے۔

ان کے معاشرے میں شوہر بیوی کے اور بیوی شوہر کے اتنے حقوق ادا نہیں کرتے اور باہم اتنا پیار بھی نہیں کرتے جتنا وہ اپنے کتے بلیوں سے پیار کرتے ہیں۔

ان کے ہاں سرمایہ دار اور صنعت کار مزدوروں کا جی بھر کر استحصال کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ان کے ہاں استاد کی حیثیت شاگرد کے دل میں ایک مشین برابر بھی نہیں ہوتی۔

ان کے ہاں اولاد کو ایک فالتو بوجھ سمجھ کر فٹ پاتھوں پر پھینک دیا جاتا ہے۔

ان کے ہاں عورت کا تحفظ، اس کی عفت وعصمت کی حفاظت، اس کے جذبات کی پاس داری کا کوئی نام ونشان نہیں ہے۔

غرض یہ لوگ ہر طبقے کے لوگوں پر ظلم وستم کرنے میں سب سے آگے ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ ان کا حکمران اور سرمایہ دار طبقہ لوگوں پر حکومت کرنے اور انہیں اپنا بہی خواہ باور کرانے کے لیے ہر طبقے اور ہر چیز کا دن منانے میں شیر ہے۔ چنانچہ مدرڈے، فادرڈے، خواتین کے حقوق کا عالمی دن، بچوں کے حقوق کا عالمی دن، معذوروں کا دن، مزدوروں کا دن، جانوروں کے تحفظ کا دن، ملک کی آزادی کا دن، نابینا لوگوں کا دن، غرض دن ہی دن......

یہ لوگ سال بھر میں صرف ایک دن منا کر بظاہر مظلوم طبقے کو یہ تسلی وتشفی دیتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم پر ظلم کیا جارہا ہے، حقوق ادا نہیں کیے جارہے۔ دیکھو! ہم تمہارے غم میں گھلے جارہے ہیں، تمہارے لیے دن منا کر، چھٹی کرکے، جلوس نکال کر، گلی گلی میں تمہاری تصویریں لگا کر، تمہارے لیے خیر سگالی کے الفاظ ادا کرکے، چند مالی مراعات کا اعلان کرکے، تمہارے نام پر اپنے لمبے لمبے بیانات اور تصویریں چھپوا کر، ہم اپنی تشہیر اور تعریف کا سامان پیدا کر لیتے ہیں، سال بھر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن ہم تمہیں خوش کر دیتے ہیں، بقیہ سال کے تین سو چونسٹھ دن تمہیں کوئی یاد کرے یا نہ کرے، تمہارا خیال کوئی رکھے یا نہ رکھے، تمہیں نعروں اور اعلانوں کی صورت میں دی جانے والی مراعات اور تحفظات ملیں یا نہ ملیں، یہ ہمارا مسئلہ نہیں صرف تمہارا مسئلہ ہے۔

سوچنے کی بات:

ہمارے ملک کے حکمران اور مزدور عیسائی مزدوروں کے حقوق کا یہ دن منا کر کیا باور کرانا چاہتے ہیں؟

☆ کیا وہ یہ دن منا کر یہ اظہار کرتے ہیں کہ انہیں اسلام نے حقوق نہیں دیے؟

☆ کیا ہمارے لیڈر حضرات یہ دن منا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ رب کریم نے ان کو مزدوروں کے حقوق ادا کرنے کا کوئی حکم نامہ جاری نہیں کیا؟

☆ کیا ہماری حکومت اس روز چھٹی منا کر یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ ہماری تاریخ میں بھی عیسائیوں، یہودیوں، کافروں کی طرح مزدوروں پر ظلم ڈھائے جاتے رہے ہیں؟

☆ کیا ہمارا ملک یہ دن منا کر اسلام میں محنت کی عظمت کو داغ دار نہیں کرتا؟

اے اہلِ وطن! اسلامی تعلیمات اور اسلامی ثقافت و اقدار کی روشنی میں ٹھنڈے دل کے ساتھ غور وفکر کیجیے، اللہ آپ کو فکرِ سلیم عطا کرے۔ آمین!

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔ غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔ صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔ لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔ بسم اللہ دعاء و شفاء		26/-
5۔ طاؤس و رباب		45/-
6۔ ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔ نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔ تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔ والفجر		18/-
10۔ استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔ بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔ حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔ مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔ معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔ دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔ چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔ صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو مریم خنساء		40/-

مشربہ علم وحکمت